

برصغیر کے مرتدین: تاریخی تناظر میں تحقیقی جائزہ

Apostates of the Subcontinent: A Research Review in the Historical Perspective

Dr. Syed Toqeer Abbas

Principal Govt. High School Lakhodair Lahore Cantt

Email: toqeerlakhodair@gmail.com

Dr. Saeed Ur Rahman

Visiting Faculty IBMS, University of Agriculture Peshawar

Email: msaeedkhalil@gmail.com

Nabeela Shams

M.Phil Scholar Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science & Information Technology, Hayatabad, Peshawar

Email: nabeelashams0@gmail.com

ABSTRACT

The Islamic World faces numerous issues these days, such as a lack of intellectual cohesion, partiality, sectarian unrest, economic decline, a lack of political centralization, a lack of knowledge about religious sciences, a lack of interest in contemporary sciences, etc. No awareness or paying no attention to these issues is another difficulty. In addition to these issues, the younger generation is becoming more and more apostasy-oriented. This is a matter that all Muslim nations are dealing with. The Subcontinent's Muslims are likewise affected by this issue. Following the British domination of India, Muslims began to convert to other religions rapidly. Initially, the majority of Muslims were converted to Christianity; however, throughout time, they also began to accept Hinduism, and currently, a large number of Muslims are becoming atheists as a result of advancements in science. Perhaps there wouldn't have been as much loss if these Muslims had simply abandoned Islam, but instead of doing so, they practically became enemies of Islam. Among them, some apostates produced books, some founded study centers, and still others founded worldwide nongovernmental organizations (NGOs) to offer other apostates every convenience. To make the readers aware of the actions of some of these apostates, this short article provides a brief introduction to them.

Keywords: Apostasy, Subcontinent, Introduction of Apostates

برصغیر میں اسلام کی آمد

برصغیر میں اسلام کی آمد کے حوالے سے عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں اسلام کا آغاز محمد بن قاسم کے آنے سے ہوا۔ یہ بات تو درست ہے کہ محمد بن قاسم کے آنے سے یہاں اسلامی حکومت قائم ہوئی لیکن اسلام کی روشنی اس سے

بہت پہلے برصغیر میں پہنچ چکی تھی۔ عرب اور ہندوستان کے درمیان قبل از اسلام بھی تجارتی تعلقات تھے۔ صحابہ کرام نے عہدِ فاروقی میں مکران کا علاقہ فتح کیا۔ جب سارا عرب اسلام کے زیر سایہ آگیا تو پھر عرب کے مسلمان تاجروں کی وساطت سے اسلام کی کرنیں ہندوستان میں پھیلنا شروع ہوئیں۔ 712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سے سندھ کا علاقہ خلافتِ بنو امیہ میں شامل ہوا۔ 1206ء میں قطب الدین ایبک نے یہاں آزاد اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد ہندوستان مختلف خاندانوں کی حکومت کے زیر اثر رہا۔ 1526ء میں یہاں مغلیہ حکومت کا آغاز ہوا جو 1857ء تک جاری رہا۔ جب مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر نے اقتدار سنبھالا تو اُس نے عیسائی پادریوں کو تبلیغ کی آزادی دی جس کی وجہ سے مقامی آبادی عیسائیت سے متعارف ہوئی۔¹ اس کے بعد برصغیر میں عیسائیت آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد برطانوی حکومت نے سرکاری سطح پر عیسائیت کی ترویج و اشاعت کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے۔² اس دوران بہت سے مسلمان مرتد ہوئے اور اسلام چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہوئے۔ ارتداد کا یہ سلسلہ تاحال جاری ہے اور اب مسلمان عیسائیت کے ساتھ ساتھ الحاد کا بھی شکار ہو رہے ہیں۔

مرتدین کا تعارف

ذیل میں برصغیر سے تعلق رکھنے والے چند ایک مرتدین کا مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

1۔ پادری برکت اللہ

پادری برکت اللہ 1891ء میں ایک شیعہ مسلمان شیخِ رحمت اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ 1914ء میں فلسفہ میں ایم اے کیا اور ایڈورڈز کالج پشاور اور فارمن کرسچن کالج لاہور میں بطور انسٹرکٹر فرائض سرانجام دیئے۔ ان کے والد آزاد خیال شخص تھے اور ان کے دوستوں میں ہندو، عیسائی اور مسلمان سبھی شامل تھے۔ گھر میں ان لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا جس کی وجہ سے اکثر تقابلی ادیان پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ شیخِ رحمت اللہ خود بھی بائبل کا مطالعہ کرتے تھے اور برکت اللہ کو بھی انہوں نے ہی بائبل پڑھائی۔ یہی وجہ تھی کہ سکول کے زمانے میں بائبل کے امتحان میں برکت اللہ مسلم ہونے کے باوجود مسیحی طلباء سے زیادہ نمبر حاصل کرتے تھے۔ اس چیز نے اُسے عیسائی پادریوں کے بہت قریب کر دیا۔ لہذا گھر کا ماحول، باپ کی صحبت اور اسکول کے مسیحی اساتذہ نے اُسے عیسائی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ 1907ء کو اس نے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ عیسائیت اختیار کی۔³

عیسائیت اختیار کرنے کے بعد برکت اللہ نے مسیحی تبلیغ کا آغاز کیا اور برصغیر میں ایک ممتاز مسیحی محقق اور عالم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اُس نے عیسائیت کی ترویج و اشاعت میں کئی کتب تحریر کیں جن میں عیسائیت کے بنیادی عقائد کے دفاع کے ساتھ ساتھ اسلام پر بھی مختلف پہلوؤں سے اعتراضات اٹھائے۔ ایک مقام پر اُس نے یہ تاثر دینے کی

کوشش کی کہ اسلام تو ظلم کو ظلم سے ختم کرتا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں عیسائیت کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ کوئی تمہارے دہنے گال پر طمانچہ مارے تو تم دوسرا گال بھی آگے کر دو۔⁴ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اسلام عدل و انصاف کا ایک ایسا نظام پیش کرتا ہے جس میں ظلم کرنے والے کو سزا دی جاتی ہے تاکہ وہ آئندہ معاشرے میں کسی جرم کا ارتکاب نہ کر سکے۔ اور اسی تصور کو اب پوری دنیا نے تسلیم کیا ہے اور تمام ممالک میں جزا و سزا کا تصور اسلام کا ہی پیش کردہ ہے۔ خود بائبل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔⁵ یعنی جو جیسی زیادتی کرے اُس کو ویسی ہی سزا دی جائے۔ عیسائیت کے دفاع میں پادری برکت اللہ نے مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں۔

ابوتِ خدا یا انبیتِ مسیح

اسرائیل کا نبی یا جہان کا منجی

اشتر اکیت یا مسیحیت

انا جیل اربعہ کی زبان

ایلی ایلی لما شہقتنی

تبصرہ انجیل برنباس

توراتِ موسوی اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

توضیح البیان فی اصول القرآن

توضیح العقائد

دشتِ کربلا اور کوہِ کلوری

دینِ فطرت اسلام یا مسیحیت

صحتِ کتب مقدسہ

صلیب کے علمبردار

قدامت و اصلیت انا جیل اربعہ

کیا تمام مذاہب یکساں ہیں

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

مسیحیت کی عالمگیری

مغلیہ سلطنت اور مسیحیت

نور الہدیٰ

2۔ پادری بشپ اے سحان

بشپ اے سحان کا تعلق مغلیہ خاندان سے تھا۔ کئی پشتوں تک ان کے آباؤ اجداد نے مغلیہ سلطنت کی خدمت کی۔ 1857ء کی جنگ آزادی کی صورت میں جب برصغیر پر انگریزی راج قائم ہوا تو شاہی خاندان کا ساتھ دینے والوں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ سحان کے دادا غلام غوث نے جان بچانے کی غرض سے ایک تاجر کی شکل اختیار کر لی اور باپ حافظ الہ بخش نے زردوزی کا پیشہ اختیار کر لیا۔ آپ کا خاندان بنارس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر کلکتہ میں آباد ہو گیا۔⁶ اسی شہر 1897ء میں بشپ سحان کی پیدائش ہوئی۔ گھر والوں نے عبدالسحان نام رکھا۔ ابتدائی تعلیم کلکتہ سے ہی حاصل کی۔ والد حافظ قرآن تھے اور والدہ بھی عبادت گزار خاتون تھی اسی وجہ سے شروع سے ہی تصوف میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ چلہ کشی بھی کی اور حضرات کے عملیات بھی کئے۔⁷ پادری سحان کے دوستوں میں عیسائی دوست بھی شامل تھے اور انہی میں سے کچھ دوستوں کے ذریعے انجیل کے مطالعہ کا موقع ملا اور پھر اسی چیز نے ارتداد کے دروازے کھول دیئے۔ چنانچہ 1912ء میں ہولی ٹرینیٹی چرچ میں پادری کینن جوزف کے ہاتھوں پستمر لے کر عیسائیت اختیار کر لی۔⁸ عیسائیت اختیار کرنے کے بعد سحان نے کلکتہ، آگرہ اور دیگر شہروں کے گرجا گھروں میں مشنری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پادری سحان نے اپنی آپ بیتی "ایک صوفی کی داستانِ حیات" کے نام سے تحریر کی۔ اس تحریر سے یوں لگتا ہے کہ سحان نے بڑی تحقیق کے بعد مسیحیت کو قبول کیا۔ حالانکہ جس وقت اُس نے پستمر لیا اُس وقت اُس کی عمر صرف پندرہ سال تھی۔ اور ان ابتدائی پندرہ سالوں میں اُس نے تعلیم بھی جاری رکھی، راہِ سلوک میں بھی کئی مجاہدے کئے اور مسیحیت پر بھی تحقیق کی۔ یہ ساری باتیں بڑی عجیب ہیں۔ قرآن کے حوالے سے سحان لکھتا ہے کہ قرآن کی تلاوت سے اگرچہ ایک سرور ملتا ہے لیکن انجیل چونکہ اپنی زبان میں تھی اس لئے قرآن کے مقابلے میں اس نے میرے قلب و ذہن کو زیادہ متاثر کیا۔⁹ یہ بات تو علمائے مسیحیت بخوبی جانتے ہیں کہ انجیل جس زبان میں اُتری تھی آج وہ ناپید ہے اور پوری عیسائی دنیا صرف اپنی اپنی زبان میں اس کو پڑھنے پر مجبور ہے۔ جس کتاب کی زبان ہی باقی ناری اُس میں کیا تاثیر رہے گی۔

3۔ پادری عماد الدین

عماد الدین کے دادا مولوی محمد فاضل اپنے خاندان والوں کے ساتھ ہانسی سے پانی پت¹⁰ میں آکر آباد ہوئے۔ عماد الدین کا خاندان علاقے میں ایک پڑھا لکھا، دیندار اور متقی مشہور تھا۔ اسی شہر میں مولوی محمد فاضل کے بیٹے مولوی سراج الدین کے ہاں عماد الدین کی ولادت ہوئی۔¹¹ گورنمنٹ کالج آگرہ سے تعلیم حاصل کی جہاں صفدر علی¹² اس کا ہم جماعت تھا۔ بقول عماد الدین اُس کو حق کی تلاش تھی اور اس مقصد کے حصول کے لئے اُس نے بھی پادری سحان کی طرح بڑے چلے

کاٹے لیکن کامیابی نامل سکی۔¹³ اکبر آباد کی بادشاہی جامع مسجد میں اُس وقت کے مشہور عیسائی مبلغ پادری فنڈر کے مقابلے میں قرآن وحدیث کا وعظ کرنے کے لئے ڈاکٹر وزیر خان نے عماد الدین کو مقرر کیا تا کہ اسلام کا دفاع کیا جائے۔ مولوی رحمت اللہ کیرانوی کے مشہور مناظرہ جو پادری فنڈر کے ساتھ ہوا اُس میں عماد الدین بطور معاون مناظر کے مولوی رحمت اللہ کیرانوی کے ساتھ شامل تھا۔¹⁴ اس مناظرہ کی فتح کا دعویٰ تو دونوں جانب سے ہوا لیکن مناظرے کے بعد عماد الدین کے عیسائی پادریوں سے روابط زیادہ ہو گئے اور یہ تعلقات اُس کو بالآخر ارتداد کی طرف لے گئے۔ چنانچہ 1868ء کے دوران اس نے اپنی بیوی، بچوں اور والد کے ساتھ ہندوستان کے مشہور شہر امرتسر میں پتسمہ لیا۔ پتسمہ لینے کے بعد پادری ڈبلیو سی فارمن اور پادری جان نیوٹن نے عماد الدین کی تعلیم و تربیت کچھ اس انداز سے کی کہ اُس کو ایک پختہ عیسائی پادری بنادیا۔¹⁵

مرتد ہونے کے بعد عماد الدین نے ناصرف عیسائیت کی تبلیغ واشاعت کی بلکہ اسلام کے خلاف کتب بھی تحریر کیں۔ حضور ﷺ کے دعویٰ نبوت کے حوالے سے وہ لکھتا ہے کہ سابقہ کتب کی منسوخی کا جو دعویٰ آپ ﷺ نے کیا ہے وہیاد دعویٰ تو یسوع مسیح نے بھی نہیں کیا۔ یسوع مسیح نے تو ان کتابوں کو بحال رکھا لیکن اسلام نے صرف نزول کی حد اُن کو قبول کیا۔¹⁶ عماد الدین کی کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

تحقیق الایمان

تقید الانخیالات

واقعاتِ عمادیہ

اتفاقی مباحثہ

حقیقی عرفان

نغمہ طنزوری

تعلیم محمدی (ﷺ)

تواریخ محمدی (ﷺ)

آثارِ قیامت

تفسیری مکاشفہ

خدا شناسی

خطبات

ہدایت المسلمین

4۔ پادری طالب الدین

پادری طالب الدین کا اسلامی نام محمد بخش تھا۔ وہ ہندوستان کے ایک گاؤں جگر اؤن میں پیدا ہوا۔ 1888ء میں انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ 1892ء میں بی اے کیا اور سہارنپور میں پروفیسر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ کچھ عرصہ کے لئے رسالہ تربیت و تجلی میں ایڈیٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ طالب الدین کے پادری احمد شاہ سے کچھ پرانے تعلقات تھے۔ پادری احمد شاہ کے علاوہ ڈاکٹر ویری کے ساتھ بھی اس کی اکثر ملاقات رہتی تھی۔ لہذا ان دونوں افراد کی دوستی نے طالب الدین کو فکری طور پر متاثر کیا اور اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔¹⁷ بعد ازاں اس نے مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں۔

تاریخ بائبل

زندہ مسیح

حیات المسیح

تفسیر متی

معجزات مسیح

خدا کی ہستی اور حل مشکلات

5۔ غلام مسیح نعمان

غلام مسیح نعمان کی پیدائش پنجاب کے معروف شہر ظفر وال میں چوہدری لعل خان کے ہاں ہوئی۔ اپنی ابتدائی تعلیم راجہ رنبیر سنگھ ہائی اسکول اور اسلامیہ ہائی اسکول جموں کشمیر سے حاصل کی۔¹⁸ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد حادثاتی طور پر اس کا رابطہ ایک ایسے مسلم گروہ سے ہوا جو لوٹ مار میں شامل تھا (حالانکہ اس وقت لوٹ مار دونوں جانب سے ہوئی تھی)۔ اس گروہ کی سرگرمیوں کو دیکھ کر وہ اسلام کے بارے میں تذبذب کا شکار ہوا اور عیسائیت کے بارے میں سوچنے لگا۔¹⁹ چنانچہ مئی 1949ء کو اس نے اپنے خاندان والوں کو بغیر کچھ بتائے ہمیشہ کے لئے شہر چھوڑ دیا اور ستمبر 1949ء کو گوجرہ کنونشن کے موقع پر پادری وٹن اور پادری بی۔ ایم۔ آگسٹین کی وساطت سے پرتسم لے کر عیسائیت اختیار کر لی۔²⁰ اس کے بعد مختلف شہروں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتا رہا اور کئی گرجا گروں میں عیسائیوں کو تعلیم دیتا رہا۔

6۔ بیگم بلقیس شیخ

بیگم بلقیس شیخ دسمبر 1912ء راولپنڈی شہر کے ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی۔ اس کے والد نواب مظفر علی خان پنجاب کے ایک مشہور سیاستدان سردار سکندر حیات خان کے ساتھ خاندانی تعلقات رکھنے کی وجہ سے علاقے میں

قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔²¹ بلقیس شیخ کی شادی جنرل خالد مسعود شیخ سے ہوئی جو کہ 1962ء سے 1965ء تک پاکستان کے وزیر داخلہ رہے۔²² 1966ء میں ماں باپ کا انتقال ہوا اور دوسری طرف شوہر سے بھی علیحدگی ہو گئی۔ ان حالات میں پریشانیوں نے آگھیرا۔ ایک دن اُس کے ملازم نے اُسے بائبل پڑھنے کے لئے دی اور بالآخر بائبل کا مطالعہ اُس کے ارشاد کا سبب بنا۔ دوسری طرف پادری ڈیوڈ نے بھی اُس کی ذہن سازی کی اور عیسائیت اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔²³ اپریل 1997ء کو اُس کا انتقال ہوا اور اُسے مری کے عیسائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔²⁴ اُس کی ایک ہی کتاب ہے جو چھپ چکی ہے جس کا نام ہے I Dared to Call Him Father

7۔ صفدر علی

صفدر علی کا تعلق ہندوستان میں راجستھان کے مشرقی شہر دھول پور کے ایک مسلم خاندان سے تھا۔ یہ پادری عماد الدین کا ہم جماعت تھا۔ گورنمنٹ کالج آگرہ سے گریجویشن کیا۔ اس کے بعد چار سال تک راولپنڈی میں اور پھر بارہ سال تک جبل پور میں ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز کے طور پر کام کیا۔ اسی دوران اس نے اپنے مسلمان ساتھیوں کے لیے خطوط تحریر کیے جن میں اس نے تبدیلی مذہب کی وضاحت کی۔²⁵ مولوی رحمت اللہ کیرانوی اور پادری فنڈر کے درمیان ہونے والے مناظرے میں صفدر علی بھی شامل تھا۔²⁶ 1864ء کو کمرسمس کے موقع پر اس نے پتسمہ لے کر اسلام کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ دیا۔ پتسمہ لینے کے بعد اس نے اپنے دوستوں میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ چنانچہ اس کے دو اور ساتھی قاسم خان اور کریم بخش نے بھی اس کی تبلیغ سے عیسائیت اختیار کی۔²⁷ صفدر علی نے مندرجہ ذیل کتابیں تحریر کیں:

غزائی روح

خلعت نامہ

نیا نامہ

8۔ طارق فتح

طارق فتح ایک پاکستانی نژاد کینیڈین لبرل صحافی، مصنف، اور مبصر ہے جو خاص طور پر پاکستان اور اسلام پر سخت تنقید اور اعتراضات کی وجہ سے مشہور ہے۔ کراچی میں ایک راسخ العقیدہ پنجابی مسلم خاندان کے ہاں پیدا ہوا جو 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد بمبئی سے ہجرت کر کے کراچی آ گئے تھے۔²⁸ پیشے کے لحاظ سے طارق فتح نے صحافت کا شعبہ اختیار کیا اور اس سلسلے میں 1970ء میں اخبار "کراچی سن" میں بطور رپورٹر اور پی ٹی وی (پاکستان ٹیلی ویژن) میں بطور تحقیقاتی صحافی کے کام کیا۔²⁹ اس نے اپنے ارشاد کا بذاتِ خود اعلان کیا۔³⁰ اس کی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

The Jew Is Not My Enemy

Stripping women and burning non-Muslims: horrors in Pakistan Ethnic Wars Threaten the End of Ethiopia

9۔ سلمان احمد رُشدی

سلمان احمد رُشدی 19 جون 1947ء کو بمبئی میں پیدا ہوا۔ اس نے اپنی تعلیم کیتھیڈرل اینڈ جان کونن اسکول بمبئی کے علاوہ وارکشائر کے رگی اسکول اور کننگز کالج کیمبرج سے حاصل کی۔ 2006ء میں پی بی ایس (پبلک براڈکاسٹنگ سروسز، امریکہ) کے ایک انٹرویو میں اس نے خود کو کٹر ملحد قرار دیا۔³¹ سلمان رُشدی کی تحریروں میں سے 'شیطانی آیات' کو زیادہ شہرت ملی اور اس کتاب کی وجہ سے اُس پر کئی مسلم ممالک میں فتوے جاری ہوئے اور بعض جماعتوں نے تو اُس کے واجب القتل ہونے کا بھی فتویٰ دیا۔ اگست 2022ء میں نیویارک کے ایک ادارے کی طرف سے منعقد کردہ ایک اجتماع میں دورانِ خطاب سلمان رُشدی کو ایک لبنانی نوجوان ہادی مطرنے خنجر کے وار سے شدید زخمی کر دیا۔ سلمان رُشدی کی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

The Satanic Verses
Luka and the Fire of Life
The Moor's Last Sigh
Shalimar the Clown
The Golden House
East, West
In Good Faith
Imagine There is No Heaven
Languages of Truth
Haroun and the Sea of Stories

10۔ ابن وراق

ابن وراق اسلام پر تنقید کرنے والے ایک گمنام مصنف کا قلمی نام ہے۔ وہ گجرات (موجودہ بھارت) کے علاقے راجکوٹ میں پیدا ہوا اور 1947ء کو تقسیم ہند کے بعد خاندان سمیت بھارت سے پاکستان ہجرت کی۔³² حصولِ تعلیم کے لئے سکاٹ لینڈ چلا گیا اور ایڈنبرا یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ یہی پر اُس کی ملاقات اسلامی علوم کے مشہور اسکالر ولیم مٹنگمری واٹ سے ہوئی بعد میں جس سے اس نے فلسفہ اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ابن وراق نے خود کو ایک ملحد قرار دیا۔³³ اسلام کے خلاف اُس کی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

Why I am not Muslim
The Origins of the Koran: Classic Essays on Islam's Holy Book
The Quest for Historical Muhammad
What the Qur'ān Really Says
Leaving the Allah Delusion Behind: Atheism and Free Thought in Islam

The Islam in Islamic Terrorism: The Importance of Beliefs, Ideas, and Ideology
 Christmas in the Koran
 Why the West is Best: A Muslim Apostate's Defense of Liberal Democracy
 Which Koran? Variants, Manuscripts, and the Influence of Pre-Islamic Poetry
 Leaving Islam: Apostates Speak Out

11۔ علی امجد رضوی

علی امجد 1975ء کو لاہور کے ایک شیعہ مسلم خاندان میں پیدا ہوا۔ اپنا بچپن اُس نے لبیا میں گزارا اور پھر یہاں سے خاندان والوں کے ساتھ سعودی عرب آگیا۔ یہی پر سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں امریکن انٹرنیشنل سکول سے تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں پاکستان واپس آگیا اور آغا خان یونیورسٹی کراچی سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ کینیڈا چلا گیا اور وہاں کی میک ماسٹر یونیورسٹی سے بائیو کیمسٹری میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد سٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک سے پانچ سالہ پروگرام کے تحت پیٹھالوجی میں سپیشلائزیشن کی سند حاصل کی۔³⁴ مشہور ٹی وی چینل سی۔ این۔ این اور نیویارک پوسٹ کے لئے بھی کام کیا۔³⁵ 2015ء میں سی۔ این۔ این کے لئے اُس نے ایک خصوصی رپورٹ بنائی جس میں اپنے ایک دوست رائف بیداوی کے کیس کی طرف توجہ دلائی جس کو مختلف الزامات کے تحت قید کیا گیا تھا۔ ان الزامات میں سے ایک الزام اُس پر یہ بھی تھا کہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو چکا ہے۔³⁶ آزاد خیال ہونے کی وجہ سے علی امجد رضوی نے بھی الحاد کا رستہ اختیار کیا اور اسلام پر کئی اعتراضات اٹھائے۔³⁷ اُس کی چند کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

The Atheist Muslim: A Journey From Religion to Reason
 Secular Jihadists from the Middle East (A TV Show, 2017)
 Islam and the Future of Tolerance (A Documentary, 2018)
 How We All Bow to the Saudi King (A Column, Huffington Post, 2018)
 Has Saudi Arabia bought World's Silence on Human Rights Abuses? (CNN, Report, 2018)

12۔ فوزیہ الیاس

فوزیہ الیاس کی پیدائش 1989ء میں لاہور کے ایک سنی مسلم گھرانے میں ہوئی۔ 16 سال کی عمر میں اس کے والد نے اس کا رشتہ ایک تاجر سے طے کر دیا۔ فوزیہ نے چونکہ اُس شخص کو پہلے دیکھا نہیں تھا لہذا اُس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا اور والدین کی مرضی کے خلاف لاہور میں سید گیلانی نامی ایک لڑکے سے شادی کر لی جو ملحد تھا۔ سید گیلانی کی روشن خیالی اور آزادانہ سوچ نے فوزیہ کو بھی ملحد بنادیا۔ بعد میں دونوں نے مل کر 2012ء میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی جس کا نام تھا "اتھیسٹ اینڈ اگناسٹک الائنس پاکستان"۔³⁸ اُس کی اسلام مخالف سرگرمیوں کی وجہ سے اس کے خلاف ارتداد اور گستاخی کے فتوے بھی جاری ہوئے لہذا اپنے شوہر کے ساتھ وہ پاکستان سے فرار ہو کر نیدرلینڈز چلی گئی۔ جنوری

2017ء میں اُس کو یورپی پارلیمنٹ سے خطاب کرنے کا موقع ملا اور اپریل 2017ء میں اُسے "انٹرنیشنل ایڈھسٹ آف دی ایئر" کا ایوارڈ دیا گیا۔³⁹

13۔ سباتینا جیمز

سباتینا جیمز 1982ء کو بلوچستان کے علاقے کچی کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں پیدا ہوئی۔ ابتدائی تعلیم یہی سے حاصل کی۔ ابھی اُس کی عمر صرف دس سال تھی جب اس کا خاندان بلوچستان سے آسٹریا چلا گیا۔ یہاں کے ماحول نے اُس کے ذہن پر منفی اثرات مرتب کئے۔ آسٹریا میں دوستوں کے ساتھ اس کے رابطوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے والدین نے اسے واپس پاکستان بھیج دیا۔ یہاں اُسے ایک مدرسہ میں داخل کروایا گیا تاکہ اُس کی مذہبی تربیت کی جاسکے لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ ناکلا۔ والدین نے اُس کی شادی خاندان میں کرنی چاہی لیکن اُس نے صرف اسی شرط پر اقرار کیا کہ اُسے واپس آسٹریا بھیج دیا جائے۔ چنانچہ اس مطالبے کو ماننے ہوئے اُس کو آسٹریا بھیج دیا گیا لیکن یہاں آکر نہ صرف اُس نے شادی سے انکار کر دیا بلکہ اپنے آسٹریا میں دوستوں کے ساتھ مل کر گھر سے راہ فرار اختیار کی۔ بالآخر دوستوں کی مدد سے اُس نے 2003ء میں پتسمبر لے کر عیسائیت اختیار کر لی۔⁴⁰

عیسائیت اختیار کرنے کے بعد انسانی حقوق کے حوالے سے اُس نے ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام ہے "فرینڈز آف دی پشٹن"۔ اس ادارے کا خاص مقصد پاکستان میں مقیم مظلوم عیسائیوں اور نو مسیحیوں کے حقوق کی طرف عالمی اداروں کی توجہ مبذول کروانا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں جبری شادیوں کے رجحان کو بھی روکنا ہے۔ 2012ء میں یورپی پارلیمنٹ کے زیر اہتمام جہاد کے حوالے سے منعقدہ عالمی کانفرنس سے بھی خطاب کیا اور جہاد کو انسانی حقوق کے خلاف قرار دیا۔⁴¹ سباتینا جیمز کی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

Sabatina: From Islam to Christianity

Tears Wedding

My Fight for Faith and Freedom

Only the Truth Makes us Free: My Life between Islam and Christianity

14۔ سارہ حیدر

سارہ حیدر کراچی کے مسلم شیعہ خاندان میں پیدا ہوئی۔ سات سال کی عمر میں خاندان سمیت امریکہ چلی گئی اور وہی اس کی پرورش ٹیکساس شہر میں ہوئی۔⁴² والدین کی طرف سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی اور دوسری طرف امریکہ کے آزاد خیال ماحول نے اس کے ذہن کو متاثر کیا۔ چنانچہ 2013ء میں اپنے ایک دوست سید محمد کے ساتھ ہی اُس نے اسلام کو خیر آباد کہہ کر الحاد کا راستہ اختیار کر لیا۔ اسلام چھوڑنے کے بعد اُس نے سید محمد کی مدد سے ای۔ ایم۔ این۔ اے

(ایکس مسلم آف نار تھ امریکہ) نامی ادارے کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کا مقصد اسلام چھوڑنے والے (مرتدین) کو تحفظ فراہم کرنا اور ان کے حقوق کے لئے کوشش کرنا ہے۔⁴³

15۔ عالیہ سلیم

عالیہ سلیم کا تعلق ایک برطانوی نژاد پاکستانی مسلم خاندان سے تھا۔ وہ لندن میں ہی پیدا ہوئی۔ 6 سے 11 سال کی عمر تک اس نے ایک مدرسے میں تعلیم حاصل کی جہاں اس کو بنیادی اسلامی تعلیمات کے علاوہ عربی زبان بھی سکھائی گئی۔⁴⁴ جب وہ 11 سال کی ہوئی تو اسے نوٹنگھم کے ایک اسلامک گرلز پرائیویٹ بورڈنگ اسکول جامعہ الہدیٰ میں داخل کروایا گیا۔⁴⁵ بعد میں اس نے لندن کی بروئیل یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں سے اس نے انگریزی زبان میں فرسٹ کلاس آنر کی ڈگری حاصل کی۔ لندن کے آزادانہ ماحول نے اسے ذہنی طور پر متاثر کیا جس کا نتیجہ اس کے ارتداد کی صورت میں نکلا۔ چنانچہ اس نے اسلام چھوڑ کر الحاد کا رستہ اختیار کر لیا۔ 2015ء میں عالیہ نے اپنے ایک دوست امتیاز شمس کے ساتھ مل کر "فیث تھ ٹوفیتھ لیس"⁴⁶ کے نام سے ایک آرگنائزیشن قائم کی جس کا بنیادی مقصد اسلام چھوڑنے والوں (مرتدین) کو مالی اور سیاسی مدد فراہم کرنا تھا۔⁴⁷ اس کی ایک کتاب نے کافی شہرت حاصل کی جس کا نام ہے:

“Leaving Faith Behind: The Journeys and Perspectives of People Who have chosen to Leave Islam”

16۔ داؤد رہبر

داؤد رہبر پاکستان میں پیدا ہوا۔ تقابل ادیان اس کا پسندیدہ میدان تھا۔ اردو کے علاوہ وہ عربی اور فارسی زبان پر بھی کافی مہارت رکھتا تھا۔ اس نے ایک فلسفی، شاعر اور مضمون نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔⁴⁸ پاکستان کے نامور ٹی وی سٹار ضیاء محی الدین کا چچا زاد بھائی بھی تھا۔ اس نے مختلف جگہوں پر کام کیا۔ انکرہ یونیورسٹی میں بطور لیکچرار خدمات سرانجام دیں۔ اسی یونیورسٹی میں ہی دورانِ ملازمت اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔⁴⁹ اس کی چند مشہور کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

The Challenge of Muslim Ideas and Social Values to Muslim Society
A letter to Christian and Muslim Friends
God of Justice: A Study in the Ethical Doctrine of the Qur‘ān

حاصل کلام

اس وقت تمام اسلامی ممالک مختلف مسائل کا شکار ہیں جن کی نوعیت الگ الگ ہے لیکن ایک مسئلہ ایسا بھی ہے جو پورے عالم اسلام کا مشترکہ ہے، اور وہ ہے فتنہ ارتداد۔ جدید تعلیم اور ٹیکنالوجی نے پوری دنیا کو متاثر کیا ہے اور اس کے اثرات تمام مذاہب پر بھی پڑے ہیں۔ دین اسلام بھی اس کا شکار ہے۔ مسلمان دین کے معاملے میں تذبذب کا

شکار ہو رہے ہیں اور یہی کشمکش اُن کو ارتداد کی طرف لے جا رہی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو ارتداد کی اس وبا سے بچانے کے لئے مختلف اقدامات کی ضرورت ہے جو کچھ یوں ہیں:

- 1- موجودہ نسل اپنی تاریخ سے آگاہ نہیں ہے لہذا نوجوانوں کو اپنی سنہری تاریخ سے متعارف کروایا جائے۔
- 2- والدین اپنی اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ خاص طور پر دینی تعلیم کی طرف۔
- 3- مسلمان حکومتیں اپنا کردار ادا کریں اور ایسے اقدامات کریں جس سے ارتداد کو روکا جاسکے۔
- 4- ہمارے علماء کا کردار تخریبی کی بجائے تعمیری ہونا چاہئے۔
- 5- یورپی تہذیب کی بجائے اصل اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ دیا جائے۔
- 6- ہمارا تعلیمی نصاب بھی توجہ طلب ہے۔ ایسا نصاب تیار کیا جائے جس سے بچوں میں مذہبی دلچسپی پیدا ہو۔
- 7- فرقہ وارانہ / بین الممالک لڑائی بھگڑے بھی ارتداد کی ایک وجہ ہیں، لہذا ان کو بھی ختم کیا جائے
- 8- تمام عالم اسلام میں ایک فکری اتحاد پیدا کیا جائے۔
- 9- مسلمانوں کو چاہئے کہ علماء سے رابطہ برقرار رکھیں اور اُن سے رہنمائی لیتے رہیں۔

مصادر و مراجع

- ¹ Powell, Avril A, Muslims and Missionaries in Pre-Mutiny India, Routledge Press Ltd, UK, 2003, p.10 ; Hoyland, John S, The Commentary of Father Monserrate, On His Journey to the Court of Akbar, Oxford University Press, London, 1922, p.37
- ² Shullai, Pynhunlang, Colonialism, Christianity and Mission Activities In India: A Postcolonial Perspectives, International Journal of Humanities & Social Science Studies, vol.3, No.5, March 2017, p.328
- ³ برکت اللہ، پادری، دشتِ کربلا اور کوہِ کلوری، کنکور ڈیاپریس، ص-1-11
- ایضاً، ص-22، انجیل متی، باب-5، آیت-39⁴
- کتابِ خروج، باب-21، آیت-24؛ کتابِ احبار، باب-24، آیت-20⁵
- ⁴ سبحان، بشپ، ایک صوفی کی داستانِ حیات، ریلیجیئس بک سوسائٹی انارکلی، لاہور، 2006، ص-9-

11

ایضاً، ص-18-19⁷

ایضاً، ص-64⁸

ایضاً، ص۔ 29⁹

⁷ ہندوستان کے صوبہ ہریانہ کا ایک شہر جہاں ظہیر الدین بابر نے 1526ء میں اپنے بارہ ہزار جوانوں کے ساتھ ابرہیم لودھی کی ایک لاکھ فوج کو شکست فاش دے کر مغلیہ سلطنت قائم کی۔ اور اسی مقام پر احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکست دے کر مغلوں کو طاقت بخشی۔

عماد الدین، پادری، واقعاتِ عمادیہ، مجلہ نم، 2005، ص۔ 5¹¹، 2

صدر علی جبل پور کا ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھا۔ کٹر مسلمان تھا لیکن بعد میں یہ بھی عیسائی ہو گیا۔¹²

عماد الدین، پادری، واقعاتِ عمادیہ، مجلہ نم، 2005، ص۔ 10-11¹³

¹⁴ Bennett, Clinton, The Legacy of Carl Gottlieb Pfander, International Bulletin of Missionary Research, April, 1996, pp.76-80

¹⁵ 'Imād-ud-Dīn, Pādrī, A Muhammedan Brought to Christ, Translated by R. Clark, Church Missionary House, Salisbury Square, 1885, p.19

عماد الدین، پادری، تحقیق الایمان، مطبع مشن پریس، الہ آباد 1870، ص۔ 26¹⁶

صابری، مولانا عماد، فرنگیوں کا جال، فرید بک ڈپو، دہلی، 2008، ص۔ 233-234¹⁷

نعمان، غلام مسیح، میر افضل تیرے لئے کافی ہے، گڈوے پبلشنگ، 1998، ص۔ 18¹⁸

ایضاً، ص۔ 35¹⁹، 29

ایضاً، ص۔ 55²⁰

²¹ Ayesha Jalal, The Sole Spokesman: Jinnah, the Muslim League and the Demand for Pakistan, Cambridge University Press, 1994, p.85

²² Sheikh, Begum Bilquis, I Dared to Call Him Father, Deluxe Edition, Baker Publishing Group, 2003, p.14

²³ Parshall, Phil, Muslim Evangelism: Contemporary Approaches to Contextualization, Biblica Publishing, 2003, p.167

²⁴ Kidd, Thomas S, American Christians Love a Good Conversion Story, Usatoday.Com. Feb 2, 2012

²⁵ Wherry, Elwid Moris, The Muslim Controversy, London, 1905, p.95

²⁶ Bennett, The Legacy of Carl Gottlieb Pfander, p.78

²⁷ The Church Missionary Intelligencer, A Monthly Journal of Missionary Information, Hatchard & Co, 1866, vol. 2, pp.215-218

²⁸ Tareq Fatah, Memories of my first Christmas with Uncle Joe in Karachi, Toronto Sun, 25 December 2018, Retrieved 30 December 2019

²⁹ Creet, Julia, Memory and Migration: Multidisciplinary Approaches to Memory Studies, Toronto University Press, 2011, p.161

³⁰ Roche, Elizabeth, Who is Tarek Fatah?, Mint, 24 April 2016

- ³¹ “Bill Moyers on Faith & Reason-Bill Moyers and Salman Rushdi”, Public Broadcasting Services, 23 June 2006
- ³² “Interview Ibn Warraq on the Judeo-Christian Sources of the Koran”, Middle East Forum, 29 September 2014, Retrieved 20 April 2019
- ³³ Abraham, Priya, “Dissident Voices”, World Magazine, vol. 22, No. 22, June 16, 2007
- ³⁴ Rizvi, Ali Aamjad, The Atheist Muslim: A Journey from Religion to Reason, St. Martin's Publishing Group, 22 November 2016
- ³⁵ Caleb, Powell, Leaving The Faith Ali A. Rizvi On Being An Atheist Muslim, The Sun magazine, December 2017, Retrieved 19 April 2018
- ³⁶ Rizvi, Ali Amjad, Has Saudi Arabia bought world's silence on Human Rights Abuses? CNN Report, 27 April 2018
- ³⁷ Al-Solaylee, Kamal, “Review: Ali A Rizvi's The Atheist Muslim is a passionate, timely but, ultimately, muddled plea for reform in Islam” The Globe and Mail, 19 April 2018
- ³⁸ Khan, Deeyah, Islam's Non-Believers: A Documentary “Independent Television, 13 October 2016
- ³⁹ Nugent, Michael, "Thank you for the International Atheist of the Year Award 2017", Michael Nugent, 2 April 2017, Retrieved 21 August 2017
- ⁴⁰ James, Sabatina, Why My Mother Wants Me Dead, The Daily Beast April 26, 2013
- ⁴¹ “Factsheet: Gates of Vienna”, Bridge Initiative, Georgetown University, Retrieved 29 September 2023.
- ⁴² Haider, Sarah; Syed, Muhammad, "Islam's Ex Factor: An Interview with Sarah Haider and Muhammad Syed", The Humanist, Washington: American Humanist Association, 2016, vol. 76, No.5, p.21
- ⁴³ Mali, Malhar, “Sarah Haider on Leaving Islam, Changing Liberals' Minds, Interviewed Areo, 19 December 2016
- ⁴⁴ Kelly, Jane, “Why do Muslims have a thing about Guy Fawkes?” The Salisbury Review, 13 March 2018
- ⁴⁵ Hussain, Laylah, “Life Inside an Islamic Boarding School” The Sunday Times, UK, 22 November 2014
- ⁴⁶ “Faith to Faithless”
- ⁴⁷ Meyer, Elisa, “How one woman left Islam to campaign for atheism” World Religion News, 11 March 2018
- ⁴⁸ Husain, Intizar, “Point of View: Dawood Rahbar as a poet” Dawn Magazine, December 2001
- ⁴⁹ Rahbar, Daud, Memories and Meanings, D. Rahbar Publishing, 1985, p.385